رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
پاکستان لاہور
یوم شنبہ
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۱ | ۲۵ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۹ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۳ ماہ اخاء ۱۳۲۶ہش/۱۹۴۷ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چار بجے بعد دوپہر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

یہ کام کا وقت ہے

آئے دن اخباروں میں یہ خبر شائع ہوتی رہتی ہے۔ کہ فلاں جگہ پر جو مسلمانوں پر ظلم وستم غیر مسلموں کی طرف سے ہوا ہے۔ اس کو سنکر فلاں جگہ کے قبائلی جوش میں آگئے ہیں۔ اور وہ یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ناحق ظلم ہوتا دیکھتا ہے۔ تو قدرتاً اس کے دل میں جوش کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ لیکن ہم اس کا مطلب نہیں سمجھے کہ اس جوش کا اعلان اخباروں میں متواتر کس غرض کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس سے سوا اس کے کہ دشمنوں کو اور بھی ظلم وستم پر اکسایا جائے۔ اور کوئی فائدہ نہیں۔

شاید ہم غلطی پر ہوں۔ لیکن مسلمانوں پر ہمیں ذاتی طور پر ہمیشہ سے ہی اعتراض رہا ہے کہ انہیں بلند بانگ دعاوی کرنے کی تو بہت عادت ہے لیکن ان دعاوی کے مطابق کام کچھ بھی نہیں ہوتا جس کا صریح نقصان یہ ہوتا ہے۔ کہ ان تعلیوں کی وجہ سے دشمن کے ہاتھ میں ایک عذر آجاتا ہے۔ اور وہ مسلمانوں کو مزید نقصان پہنچانے پر تل جاتا ہے۔ بیشک سکھ اور ہندو زعماء نے بھی ایسے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر دعاوی کئے ہیں۔ اور اب بھی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اس پر عمل بھی فوراً شروع کر دیتے ہیں۔ یا پہلے ہی کر چکے ہوتے ہیں۔ چنانچہ چند دن ہوئے کہ ماسٹر تارا سنگھ نے کہا تھا۔ کہ مغربی پنجاب سے آمدہ غیر مسلموں کے لئے یو۔ پی سے بھی مسلمانوں کا اخراج کر دیا جائیگا۔ ماسٹر جی کی یہ دھمکی ایک سوچی سمجھی ہوئی پلان کے ماتحت تھی۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ اس پر عمل بھی شروع ہو گیا ہے۔ اور یو۔ پی سے مسلمانوں کو اسی طرح نکالا جا رہا ہے۔ جس طرح مشرقی پنجاب سے انہیں نکالا گیا ہے۔ پھر ریاست کشمیر نے پاکستان کو دھمکی دی ہے۔ کہ وہ کسی بیرونی دوست کی مدد طلب کریگی۔ یہ دھمکی صرف برائے نام تھی۔ دراصل ریاست نے جس دوست سے مدد لینے کا کہا ہے۔ اس کے ایجنٹ پہلے ہی ریاست میں گھس کر مسلمانوں کو مار مار کر وہاں سے نکال رہے ہیں۔ ایسی دھمکیوں کے تو کچھ معنی بھی ہوتے ہیں۔ لیکن غصہ کے خالی اعلانات اخبار میں شائع کرانے اور اخباروں کا ان کو موٹے موٹے عنوانات سے شائع کرنا ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ اس سے سوا نقصان کے اور کیا حاصل ہوتا ہے۔

اس وقت ہر قماش اور طبقے کے مسلمانوں کا اولین کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ بجائے بلند بانگ دعاوی کے اور بجائے شاعرانہ تعلیوں کے خاموشی سے پاکستان کی تعمیر اور اس کے مضبوط بنانے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ اور جہاں کہیں بھی ہوں۔ اور جو کام بھی ان کے سپرد کیا جائے۔ اس کو پوری جانفشانی سے سر انجام دیں۔ اس وقت پاکستان کو بچے بچے کے کام کی ضرورت ہے۔ ہر مرد ہر عورت ہر بچہ۔ ہر بوڑھا۔ ہر جوان جب تک یہ نہ سمجھیگا۔ کہ تعمیر پاکستان کا کام صرف اسی نے کرنا ہے۔ خواہ کوئی اس کا ساتھ دے یا نہ دے اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔

یہ وقت نہ تو تقریروں کا وقت ہے۔ اور نہ شعر وشاعری کا۔ یہ وقت لن ترانیوں اور تعلیوں کا وقت نہیں۔ اور نہ اعلانات کا وقت ہے۔ بلکہ کام کا وقت ہے۔ اگر آج انہوں نے جی توڑ کر کام نہ کیا۔ تو کل ان پر ضرور وہ بات وارد ہو جائے گی۔ جس سے وہ اپنے دلوں میں ڈر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا یہ سنہری موقع عطا کیا ہے۔ اگر ہم نے اس موقع سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اور اپنے آپ کو دنیا میں سرخرو ہو کر رہنے کے قابل نہ بنایا۔ تو پھر ہم کو کوئی موقع نہیں دیا جائیگا۔ زمانہ کبھی پیچھے کی طرف مڑ کر نہیں دیکھتا کہ کون پیچھے رہ گیا ہے۔ وہ اپنی پوری رفتار کے ساتھ آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جو اس کی رفتار کے ساتھ قدم نہیں مار سکتا۔ اور ان تمام قوتوں کو بروئے کار نہیں لاتا۔ جو حکیم مطلق نے اس کی ہستی میں ودیعت کی ہیں۔ تو زمانہ اس کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے اور آپ آگے بڑھ جاتا ہے۔ [illegible] بھی ایسے ناشکرے انسان کی کوئی مدد نہیں کرتا۔

سول ملٹری گزٹ اور معاملہ قادیان

پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان یونین نے وزیر اعظم پاکستان کو جو تار بھیجی ہے۔ کہ قادیان کے احمدیوں کے ساتھ بدسلوکی کے الزامات غلط اور ان کے اکابر کی گرفتاریوں کی اطلاعیں بے بنیاد ہیں۔ اور ہندوستانی فوج ایک مجسٹریٹ کی زیر نگرانی احمدیوں کی حفاظت کر رہی ہے۔ اس تار سے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کی حکومت کے ارباب حل وعقد چھوٹے سے لے کر بڑے تک صداقت بیانی کی صفت سے گریز کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ وہاں اس بات میں بھی شبہ نہیں رہتا۔ کہ خود پنڈت جی بھی لاپرواہی سے کام لے رہے ہیں۔ قادیان میں جو کچھ اب تک فوج اور پولیس کی دست درازیاں ہوئی ہیں۔ تقریباً ہر قدم پر صرف ان کو ہی مطلع نہیں رکھا گیا بلکہ ان کے علاوہ گاندھی جی اور کئی دیگر ہندوستان کے زعماء اور پریس کو بھی ہر واقعہ کی اطلاع وقت پر پہنچتی رہی ہے۔

یہ بات کہ قادیان کے متعلق پنڈت جی جیسی بلند مرتبہ شخصیت کو تردید کرنی پڑی ہے۔ اس معاملہ کی اہمیت پر کھلی دلیل ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت ہندوستان بھی سمجھتی ہے کہ قادیان کا [illegible] ان کی دیانتداری اور نیک نیتی کی آزمائش [illegible] کہ دنیا کے سامنے جو بار بار یہ اعلان کر رہی ہے۔ کہ پنجاب کے فسادات یا یو۔ پی وغیرہ کی بدامنی کے جرائم سے اس کا دامن پاک ہے اور چاہتی ہے کہ مسلمانوں کو ہندوستان میں آباد رکھے۔ اور یہاں ہندو راج قائم نہیں ہونے دیگی۔ اور ہر مذہب وملت کو انڈین یونین میں آزادی ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ قادیان کے معاملے کا چرچا اس کے ان دعاوی پر پانی پھیر دیگا۔ لیکن قادیان میں جو کچھ ہندوستان کی فوج اور پولیس نے کیا ہے۔ وہ اس قدر ظاہر اشرح ہو چکا ہے۔ کہ باوجودیکہ ہندوستانی یونین نے وزیر اعظم جیسی عالیشان ہستی کو تردید پر مجبور کیا ہے۔ مگر پھر بھی دنیا اس پر یقین کرنے کو تیار نہیں۔ چنانچہ معزز معاصر سول ملٹری گزٹ لاہور جو مسلمہ طور پر ایک غیر مسلم انگریزی جریدہ ہے۔ اور جس کو جماعت احمدیہ کوئی خاص تعلق واسطہ نہیں۔ اس نے بھی اپنی اشاعت ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں ایک افتتاحیہ سپرد قلم کیا ہے جس میں اس حقیقت پر روشنی ڈالی ہے کہ قادیان کا معاملہ دراصل حکومت ہند کی نیک نیتی کا امتحان ہے۔ موقر معاصر نے بغیر کسی لیٹی رکھے اس معاملہ کے صحیح پہلو پر پوری روشنی ڈالی ہے۔ اور پنڈت جی کے تار کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔ ہم الفضل میں کسی دوسری جگہ معاصر مذکور کا افتتاحیہ شائع کر رہے ہیں۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ یہ افتتاحیہ پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر زعمائے ہندوستان کی آنکھیں کھولنے کے لئے موثر ثابت ہوگا۔ اور وہ معاصر موصوف کے ان الفاظ پر غور فرمائیں گے۔ اور ان کے مشورہ پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے کہ (باقی دیکھو صفحہ ۲ کالم ۲ پر نیچے)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

قادیان سے ایک نوجوان کا خط

یہ خط جس کا ملخص ہم ذیل میں دے رہے ہیں۔ جسمانی اعتبار سے ایک کمزور سے لڑکے کا اپنے باپ کے نام ہے۔ جو بعض وجوہ سے Constitutionally weak یعنی طبعاً اتنا کمزور اور دائم المرض ہے کہ بعض اوقات کتے کو دیکھ کر اسکی ٹانگیں تھرتھرانے لگتی ہیں۔ مگر واہ رے جوشِ ایمان تیری طاقت! عینِ معرضِ خطر میں جب موت اپنا بھیانک منہ پھیلائے چاروں طرف منڈلا رہی ہو۔ یہ ایمان ہی کو قدرت ہے۔ کہ ایک ناتوان وجود اسے دعوتِ مبارزت دے رہا ہو۔ سچ ہے یہ شہادت گہِ الفت میں قدم رکھنا ہے۔ لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا۔ چنانچہ ذیل میں ہم اس نجی خط کے ضروری حصے نقل کر کے دوستوں سے اس ماں کے لال کے لئے دعائے خیر کی تحریک کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے وہ نوجوان جو ابھی تک دیارِ حبیب کی حفاظت کا فرض ادا کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر ایمان و عقیدت کا مظاہرہ کریں گے۔ ایڈیٹر

قبلہ و کعبہ حضرت والد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہاں کے حالات تو آپ کو پہنچ ہی جاتے ہوں گے۔ میں کیا لکھوں۔ اور کہاں تک لکھوں۔ مگر قربان جائیے اس خداوند عالم کے جس کے فضل و کرم سے میں ہر طرح سے بخیریت ہوں۔ میرے سپرد دوستوں کی ہر قسم کی ضروریات مہیا کرنے کی خدمت ہے۔ جب میں اپنے نفس پر نظر ڈالتا ہوں۔ اور دیکھتا ہوں کہ مجھ جیسے نالائق کو جسے بات بھی کرنے کا شعور نہیں۔ اس مقام پر پہنچانا یقیناً اسکی قدرت ہی کا ایک کرشمہ ہے۔ الٰہی جہاں تو نے مجھ پر یہ فضل کئے ہیں۔ میرے دل میں اپنی سچی محبت ڈال۔ میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق بخش۔ ابا جان۔ اب تک مجھے چار مواقع پیش آچکے ہیں۔ جن سے محض دستِ قدرت نے مجھے بچا لیا۔ مگر بفضل خدا چاروں مواقع پر خوف و ہراس میرے پاس تک نہیں پھٹکے۔ بلکہ جوں جوں خطرہ بڑھتا جاتا۔ توں توں میرا دل اور مضبوط ہوتا جاتا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

الغرض جب میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا خیال کرتا ہوں۔ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ میں خوش و خرم ہوں۔ البتہ جب کبھی ان مقاماتِ مقدسہ اور یارِ حبیب کے فراق کا خیال کرتا ہوں۔ تو دل سے ایک آہ نکل جاتی ہے۔ اور کہتا ہوں۔ کہ میں اس مقدس بستی ہی کی حفاظت کرتے ہوئے اس امانت کو جو خدا تعالیٰ نے مجھے ودیعت رکھی ہے۔ اس کے حضور پیش کر دوں۔ تا اس ملوس گھڑی کو جو بظاہر قریب سے قریب تر ہوتی نظر آرہی ہے نہ دیکھوں۔ ابھی ایک دوست کے خط میں میرے آپ کے نام خط شائع ہونے کا ذکر آیا ہے جسے پڑھ کر میرا دل ندامت سے کانپ اٹھا۔ اور بے اختیار آنسو رواں ہو گئے۔ حتی کہ میں الگ کمرے میں جا کر سوز و گداز سے دعا کرتا رہا۔ کیونکہ بسا اوقات انسان اپنے متعلق حسن ظنی سے کام لیتا ہے مگر مشکلات کی کسوٹی اسے اس کے برعکس ثابت کرتی ہے۔ اس لئے بہت خوف اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ کہ اللہ کریم مجھے استقلال بخشے۔ علوم ظاہری و باطنی اور نورِ ایمان سے منور کر کے خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین! میرا جینا اور میرا مرنا خدا ہی کے لئے ہو۔ اور اسکی رضا جوئی میرا منتہائے مقصود۔ میرا آقا مجھ سے راضی ہو۔ اور میں اس سے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کو جنہوں نے مجھ پر بیشمار مہربانیاں کی ہیں۔ دونوں جہان میں نیک اجر بخشے۔ اور اپنے فضلوں کا مورد بنائے۔ آپ سب اس سے راضی ہوں۔ اور وہ آپ سے۔ آمین! میری طرف سے سب کو سلام علیکم اور درخواستِ دعا۔ اللہ تعالیٰ ان ذمہ واریوں سے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی لاہور تشریف آوری سے آپ پر پڑی ہیں۔ باحسن طریق عہدہ برآ ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

خطرات تو بہت ہیں۔ لیکن مجھے اطمینان ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ آپ کی طرف خط لکھنے سے پہلے حضرت صاحب کی طرف خط لکھ کے فارغ ہوا ہوں۔ کہ خواہ قرعہ میرے نام نکلے بھی۔ میں قادیان ہی میں رہنا چاہتا ہوں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ جان وہی ہے جو اسلام اور احمدیت کے کام آئے۔ یوں تو موت ہر کسی کے لئے مقدر ہے۔ کوئی فردِ بشر نہیں جو اس سے بچ سکا ہو۔ تو اس سے ڈرنے کے کیا معنی۔ یہ گھڑی آج نہیں تو کل ضرور آکر رہے گی۔ پھر کیوں نہ اس جان کو دین کی راہ میں نچھاور کریں۔ ۱ر اکتوبر بوقت شب

بقیہ صفحہ اول

" اب پنڈت نہرو سے جو امید کی جاتی ہے۔ وہ یہ نہیں کہ وہ تردید ہی شائع کریں۔ بلکہ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ کوئی ایسا تعمیری اور عملی اقدام لیکر دنیا پر ثابت کر دیں کہ ہندوستان کے مقرروں کے اعلانات صرف کھوکھلے الفاظ نہیں بلکہ ہندوستانی حکومت کا حکم تمام ہندوستانی نو آبادی جس میں مشرقی پنجاب بھی شامل ہے۔ نافذ ہے۔"

ترسیل زر اور انتظامی امور کیلئے مینیجر الفضل کو مخاطب کریں ایڈیٹر

امتحان

اس وقت قادیان دنیا کی نظروں کا مرکز بنا ہوا ہے کہ وہاں ہندوستانی گورنمنٹ اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے۔ احمدیہ جماعت کے نزدیک قادیان صرف جماعت کا مرکز ہی نہیں بلکہ ان کی نگاہوں میں اس شہر کا درجہ کچھ اور ہی ہے۔ احمدی ایک محنت کش اخوت پسند اور نہایت ہی منظم جماعت ہے۔ جس حکومت کے ماتحت بھی یہ رہتے ہوں اس کے ساتھ وفاداری گویا کہ ان کے مذہب کا ایک جزو ہے۔ اگر قادیان پاکستان میں آجاتا تو کٹر مسلمانوں کی طرف سے مذہبی بنا پر ان کو شاید کوئی تکلیف پہنچتی۔ مگر ہندوستان میں آجانے کی وجہ سے اس قسم کے تفکرات کی ان کو کوئی امید نہیں تھی اور وہ پر امن زندگی بسر کرنے کے امیدوار تھے۔ مگر بعد کے واقعات نے ان کی ان تمام امیدوں کو غلط ثابت کر کے دکھایا۔ صرف اس لئے کہ یہ مسلمان تھے۔ مغربی پنجاب سے آنے والی اقلیتوں نے اپنے نقصان کا بدلہ ان پر بے پناہ ظلم توڑنے کی صورت میں لیا۔ احمدیوں کی طرف سے اپنی حفاظت کے ذرائع اختیار کرنے کے فعل کو حکومت کی طرف سے جرم قرار دیا گیا اور ان کی روایات اور سابقہ عمل سے قطعی اغماض کرتے ہوئے ان کے خلاف کاروائی کی گئی اور ان کو ان کے دشمنوں کے رحم پر چھوڑ دیا گیا۔ جب اہالیان قادیان کے لئے اپنی حفاظت کرنا ناممکن ہو گیا۔ تو ملٹری کی حفاظت میں عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو قادیان سے نکالنے کا فیصلہ کیا گیا۔

بقیہ دو ہزار کے قریب افراد جو وہاں رہے ان کو نہایت تکلیف دہ حالات میں قصبہ کے مرکزی حصہ میں نہایت تنگ جگہ میں محصور کر دیا گیا ہے انکے سکول اور ہسپتال پر زبردستی قبضہ کر لیا گیا ہے اور بہت سے رہائشی مکانوں کو لوٹ لیا گیا ہے۔

ہندوستانی گورنمنٹ یہ تو اعلان کر سکتی ہے کہ وہ تمام کاروائیاں جو قادیان کے متعلق اس نے کیں ہیں۔ وہ اسے دشمنی کے طوفان سے محفوظ کرنے کے لئے ہیں جو اردگرد امنڈ آیا تھا۔ اس کی صداقت صرف غیر جانبدار تفتیش سے ہی ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کا گرفتاریوں اور بدسلوکی سے صاف انکار کر دینا۔ ان حقائق کے خلاف ہے جو آزاد مشاہدہ کرنیوالوں نے اچھی طرح ثابت کر دیئے ہیں۔ اب پنڈت جواہر لال نہرو کو جو کرنا چاہیئے اور جس کی ضرورت ہے وہ تردیدیں نہیں ہیں بلکہ انہیں کوئی ویسے تعمیری اثباتی اقدام اپنا چاہیئے جو دنیا پر ثابت کر دے کہ ہندوستانی مقرروں کے اعلانات محض کھوکھلے الفاظ نہیں ہیں اور یہ کہ حکومت ہندوستان کا حکم تمام نو آبادی میں جسمیں مشرقی پنجاب بھی شامل ہے نافذ ہے۔ (سول ملٹری گزٹ)

انسپکٹران بیت المال توجہ کریں!

جو انسپکٹران بیت المال جماعت ہائے پاکستان کی طرف برائے وصولی چندہ دورہ پر بھجوائے گئے ہیں۔ ان کی طرف سے ابھی تک کوئی رپورٹ وصول نہیں ہوئی کہ روپیہ کی وصولی کے لئے وہ کیا کوشش کر رہے ہیں۔ اور نہ وہ خود چندہ لے کر آئے ہیں۔

لہٰذا تاکید کی جاتی ہے کہ جب یہ اعلان ان کی نظر سے گذرے وہ خود آ اپنی کارگزاری سے مطلع کریں۔ اور جو چندہ جمع ہو چکا ہو وہ خود لاکر خزانہ مرکز لاہور میں جمع کرائیں۔

والسلام۔

(ناظر بیت المال پاکستان لاہور)

الفضل کا دفتر

"الفضل کا دفتر رتن باغ لاہور سے پنجاب نیشنل بنک بلڈنگ فلیٹ نمبر ۳ میکلیگن روڈ میں آگیا ہے۔

احباب مطلع رہیں۔ (مینیجر)

الفضل کا چندہ

"آج کل جہاں سے منی آرڈر نہیں آ سکتے۔ وہاں سے احباب چندہ بذریعہ پوسٹل آرڈر بنام مینیجر الفضل لاہور بھجوا دیں۔ روپیہ کی خود ہی ضرورت ہے۔

احباب کرام قومی خدمت پیش نظر رکھتے ہوئے الفضل کے چندوں کی فوری ادائیگی کی طرف توجہ دیں

مینیجر

زبان گو میری ہے مگر بلا و لخدا تعالیٰ کا ہے (المصلح الموعود)

از ملک منظور احمد گنج مغلپورہ - لاہور

مخلوق خدا کی راہنمائی کے لئے ہر زمانہ اور ہر قوم میں انبیاء مبعوث ہوتے رہے چند ایک نبیوں کے حالات کا ہمیں قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ ہر نبی کو ایک عرصہ کے لئے مظالم کا تختہ مشق بننا پڑا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے آپ کو جھٹلایا اور انکار کی حد کر دی۔ مگر اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ آخر وہ قوم تباہ کر دی گئی۔ اسی طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر تباہی آئی۔ اور پھر حضرت موسےٰ علیہ السلام مصائب سے گذرے۔ اور فرعون سے مقابلہ کرنا پڑا فرعون ایک زبردست بادشاہ تھا۔ اس کے پاس سامانِ حرب موجود تھا۔ اس کے پاس فوجیں تھیں اور وہ دنیاوی وجاہت کا مالک تھا۔ اس کے برعکس حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ بے سرو سامان تھے۔ مگر قادر مطلق خدا آپ کے ساتھ تھا۔ آپ کی تائید میں آسمانی فوجیں تھیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرعون بمعہ اپنی فوج کے غرق کر دیا گیا۔ پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر مظالم توڑے گئے۔ اور آپ کو صلیب دیا گیا۔ مگر آپ کے دشمن بھی اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیبی موت سے بچا لیا گیا اور پھر ہمارے آقا فخر انبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ آپ کی مکی زندگی کا تصور ہمارے رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ آپ اور آپ کے ماننے والوں کو طرح طرح کے مظالم برداشت کرنے پڑے صحابہ رضٰ اکرام کو تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹا جانا۔ اور جلتے ہوئے انگاروں پر لٹایا جانا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے منصوبے کئے گئے۔ حتیٰ کہ آپ کو مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنی پڑی۔ یہ کتنا لرزہ خیز تصور ہے۔ کہ رات کی تاریکی میں حضور علیہ السلام حضرت علی رضٰ کو اپنے بستر پر لٹا کر ایک ساتھی کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوئے۔ اور مکہ سے باہر نکل کر آپ نے شہر کی جانب دیکھ کر فرمایا۔ اے مکہ تو مجھے بہت پیارا ہے۔ مگر تیرے رہنے والے لوگوں نے مجھے یہاں سے نکال دیا ہے۔ اسی پر اکتفا نہیں۔ کفار نے مدینہ میں بھی آپ کا پیچھا کیا اور حضور علیہ السلام کو ناکام بنانے کے لئے اپنی کوششوں کو بدستور جاری رکھا چنانچہ ان تمام مظالم اور روکاوٹوں کے باوجود آپ کامیاب ہوتے اور تیرہ ۱۳ سال کے بعد آپ پھر اسی مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے جس میں سے آپ کس مپرسی کی حالت میں نکلے تھے۔ آخر دشمن مغلوب ہوا اور اسلام کا جھنڈا اپنی پوری شان کے ساتھ بلند ہوا۔ پس یہ خدائی سنت ہے کہ انبیاء اور ان کی جماعتوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا جاتا ہے۔ مگر آخر فتح صداقت کی ہوتی ہے۔

آج ہمیں حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کا زمانہ نصیب ہوا ہے۔ حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبوت حاصل کرنا اور آپ کا نائب ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ آپ کی جماعت بھی ان حالات سے دوچار ہو۔ جن سے صحابہ اکرام رضٰ کو ہونا پڑا۔ اس لئے ضرور تھا کہ جلد یا بدیر احمدیہ جماعت پر بھی انہی مظالم کی یاد تازہ کی جاتی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور قادیان کے حالات مخدوش ہو گئے۔ ایسا ہونا مقدر تھا اس لئے بھی کہ اول اور آخر میں فرق نہ رہے۔ اس لحاظ سے بھی کہ خدائی سنت پوری ہو۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ جماعت کا امتحان ہو جائے۔ پس یہ ابتلاء ہم پر ایک امتحان کا رنگ رکھتی ہے۔ ہم ساری دنیا کو فتح کرنے کا ایک عزم لے کر اٹھے ہیں اور کر کے رہینگے۔ انشاء اللہ العزیز۔ مگر اتنا بڑا اور عظیم الشان کام ہم سے اتنی ہی بڑی قربانیوں کا [illegible] لبہ کرتا ہے۔ جس طرح ڈگری حاصل کرنے کے لئے کئی امتحانوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی کئی امتحانوں سے گذرنا ہوگا ابھی ہم پر پہلا امتحان وارد ہوا ہے۔ آج خدا تعالے نے پہلی دفعہ ہمارے دعوے کو پرکھنے لگا ہے ایک لمبا عرصہ ہم قربانی کا درس سنتے رہے۔ چنانچہ اسکا ضمن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"جب تک کوئی قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ قربانی کے بغیر زندگی ممکن نہیں اور جس دن کوئی قوم یہ چاہے کہ خدا تعالےٰ اس سے قربانی کا مطالبہ نہ کرے اور اس کو ابتلاء میں نہ ڈالے تو اس کے معنے ہونگے کہ وہ چاہتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اسے چھوڑ دے۔ قربانی کے مطالبہ کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالے اسے یاد کر رہا ہے اور جو شخص قربانی کے بند کرنے جانے کا خیال بھی دل میں لاتا ہے وہ ایمان کی حقیقت سے واقف نہیں۔ جو امید رکھتا ہے کہ قربانی کا دروازہ بند کر دے۔ وہ گویا دعا کرتا ہے کہ اے خدا مجھے چھوڑ دے۔ اے خدا مجھے بھول جا۔ اے خدا مجھے کبھی یاد نہ کر۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی دعا کرنے والا مومن نہیں ہو سکتا۔ مومن کا جواب تو ہر قربانی کے مطالبہ پر یہی ہوتا ہے اور ہونا چاہیئے۔ جو حضرت مسیح الموعود علیہ السلام نے ایک شعر میں بیان فرمایا ہے کہ اگر یہ فیصلہ ہو جائے کہ یار کے کوچے میں عاشق کا سر کاٹ دیا جائے تو اس فیصلہ کے سننے کے بعد جو سب سے پہلے یہ کہے گا کہ میں عاشق ہوں تو وہ میں ہونگا۔ خوب یاد رکھو۔ موت ہی دراصل زندگی ہے اور قربانی زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔

(خطبہ جمعہ ۲۴ نومبر ۱۹۴۴ء الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۴۴ء)

پس یہ جماعت ایک لمبے عرصہ سے قربانیوں کا درس سنتی رہی۔ مگر آج ان درسوں کا اثر دکھانے کا موقع آن پڑا ہے اور آج ہمیں اللہ تعالےٰ کو دکھلا دینا ہے کہ گو کام تو تیرا ہے اور تو ہی کرے گا۔ مگر ہم بھی اپنی کوششوں میں پیچھے نہیں ہٹے اور ہم نے اپنی جان بے دریغ تیرے حضور پیش کر دی اللہ تعالےٰ کی بشارتیں اور وعدے ضرور پورے ہونگے جیسا کہ حضرت مسیح الموعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں" ہم تذکرہ صفحہ ۱۸۸ اسی طرح اللہ تعالےٰ بشارت دیتے ہیں۔ کہ اے مامور کی جماعت سست مت ہو جانا اور غم نہ کرنا بالآخر غلبہ تم ہی کو ہے اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہو گے اور پھر فرمایا کہ میں فوجوں کے ساتھ ناگاہ تیرے پاس آنے والا ہوں۔ بہر حال یہ آسمانی فیصلہ ہے کہ احمدیت کامیاب ہوگی اور ضرور ہوگی۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے ایمان پر ثابت قدم رہیں اور خالصتاً اللہ تعالےٰ کے ہو جائیں۔ ہم اپنی جانیں اس کے سپرد کر دیں۔ اس وقت ہمارے ہزاروں بھائی خالصتاً خدا کی رضا کی خاطر اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈال کر اور اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ سب کیوں دنیا پر لات مار کر دین کے لئے موت سے ٹکرا رہے ہیں صرف اور صرف اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے احمدیت کی تاریخ لکھنے والا مورخ ان کے نام سنہری حرفوں سے لکھے گا۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال کر اللہ تعالےٰ کی رضا کو اپنے اندر جذب کیا۔ اے خدا تو ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم بھی تیری خوشنودی حاصل کرنے والے ہوں۔ بے شک ہم کمزور ہیں۔ ہم سے کوتاہیاں ہوئیں مگر اے خدا تو ان سب کو نظر انداز فرما۔ تو ہی سب قدرتوں پر حاوی ہے۔ تو ہی ہم میں ایمانی قوت پیدا کر تا ہم تیرے موعود خلیفہ کے ہر لفظ پر لبیک کہنے والے ہوں جو فرماتے ہیں کہ "زبان گو میری ہے مگر بلا وا خدا تعالےٰ کا ہے"

پس خدایا تو ہی ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی جان تیرے حضور پیش کرتے ہیں ذرا بھر ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں۔

آمین الہم آمین۔۔

ضروری اعلان

برائے انسپکٹران بیت المال

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انسپکٹران بیت المال کو ہدایت کی جائے کہ جس علاقہ میں دورہ کریں۔ وہاں کی جماعتوں سے پناہ گزینوں کیلئے کمبل لحاف و دیگر ہر قسم کے کپڑے وصول کر کے بھجوائیں۔ سو اس حکم کی تعمیل میں انسپکٹران بیت المال کو تاکید کی جاتی ہے کہ اپنے دورہ میں جماعتوں سے کپڑے وصول کر کے جلدی لاہور بھجوانے کی کوشش کریں۔ سردیاں شروع ہو گئی ہیں۔ دوستوں کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

(ناظر بیت المال)

چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کہاں ہیں؟

پہلے بھی اعلان کرایا جا چکا ہے۔ کہ چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آج کل کہاں ہیں۔ اور کیا کر رہے ہیں ان کی طرف سے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی۔ اب دوبارہ بذریعہ اعلان ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ فوراً اپنی نقل و حرکت سے دفتر بیت المال جودھامل بلڈنگ لاہور میں اطلاع دیں اور اگر کسی دوست کو ان کے متعلق علم ہو تو ان کے مکمل پتہ سے دفتر بیت المال لاہور کو اطلاع فرما دیں۔

(ناظر بیت المال)

اُردو اور پاکستان

(مرزا منظور احمد از پشاور مولوی فاضل بی۔ ایس۔ سی)

موجودہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے رقبہ میں مختلف نسلیں آباد ہیں۔ مگر اس نسلی اختلاف کی نسبت سے ان کی بولیوں میں اتنا فرق نہیں۔ پھیلاؤ اور وسعت کے اعتبار سے بنگالی سندھی پنجابی۔ بلوچی اور پشتو قابل وقعت زبانیں ہیں اگرچہ اردو ان لوگوں میں سے کسی ایک کی بھی مادری بولی نہیں۔ لیکن نفوذی حیثیت سے تقریباً سارے رقبہ میں اچھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ ان میں سے کونسی زبان یہ قابلیت رکھتی ہے۔ کہ اسے پاکستان کی مستند زبان بنایا جا سکے۔

کسی ملک کی مستند زبان ایسی زبان کو بنایا جا سکتا ہے۔ جو کم از کم مندرجہ ذیل خوبیاں رکھتی ہو۔

(۱) ملک کے اکثر حصہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہو

(۲) اس کی فطرت میں اتنی سمائی اور لوچ ہو۔ کہ ملک کی دوسری زبانوں اور غیر ملکی زبانوں کے وسیع الفاظ کو اپنا کر ہم آمیز کر سکے۔

(۳) ملک کی مختلف قوموں۔ مذہبوں اور تہذیبوں سے متعلق ہر قسم کا ادب اس میں ترجمہ ہو چکا ہو۔

(۴) آلات جدید و قدیم، علوم و فنون کی کتب کا اس زبان میں ترجمہ ہو چکا ہو۔

(۵) اس زبان میں خود اتنی اہلیت ہو۔ کہ اعلیٰ علوم و فنون کا ذریعہ تعلیم بن سکے۔

۶۔ اس زبان کی مکمل اور جامع لغت موجود ہو

۷۔ اعلیٰ علوم و فنون کی اصطلاحات کی ڈکشنری موجود ہو۔

(۸) اس زبان میں مخزن العلوم (انسائیکلوپیڈیا) ہو

(۹) اس زبان کا رسم الخط ہمسایہ ملکوں کے رسم الخط سے ملتا جلتا ہو۔ تاکہ ان سے مجلسی اور سیاسی تعلقات قائم ہو سکیں۔

جن بولیوں کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ ان میں سے اردو۔ بنگالی اور غالباً سندھی بھی ترقی یافتہ زبانیں سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن سوائے اردو کے ان میں سے کسی ایک میں بھی متذکرہ بالا خوبیاں بدرجہ اتم نہیں پائی جاتیں۔ اردو کے متعلق یہ کہنا کہ یہ سندھ۔ پنجاب اور صوبہ سرحد میں سمجھی جاتی ہے اب کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔ بولنا اور سمجھنا تو درکنار اس نے پنجاب اور سندھ کے متمدن خاندانوں اور علم دوست گھرانوں میں مادری حیثیت اختیار کر لی ہے۔ اور لاہور تو اردو رسائل کتب اور اخبارات کی فراوانی کی وجہ سے مرکز اردو کہلانے لگا ہے۔ اردو [illegible] وسعت کی وجہ سے ان علاقوں میں بھی سمجھی جاتی ہے۔ جہاں تعلیم علم کو نہیں پہنچا۔ درہ خیبر اور اس کے ارد گرد وہ علاقہ دور تک ان بے خبر اور ہولناک پہاڑیوں میں بھی جہاں کے رہنے والے جابر اور کرخت مزاج ہیں یہ زبان سمجھی جاتی ہے۔ پنجابی بولی جائے۔ تو نہ سمجھی جائے گی۔ اسی طرح کشمیری اور سندھی بھی نہ سمجھی جائے گی۔ لیکن اردو اگر بولی جائے تو لیتو یا ٹوٹی پھوٹی اردو میں جواب ملتا ہے اس کے علاوہ یہ بلوچستان کے چٹانی اور ریگستانی علاقوں میں بھی سمجھی جاتی ہے۔ جہاں ہر قسم کے وسائل مسدود ہیں۔ اور قدرت بھی ان خامیوں کے مداوے سے محروم ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ شمال مغربی سرحدی پہاڑوں اور بلوچستان میں پشتو کے علاوہ فارسی بھی سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ ایک عرصہ تک فارسی بولنے والوں کا یہاں گذر رہا ہے۔ لیکن اردو اس صورت حال کے باوجود اپنی مخصوص لسانی خوبیوں کی بنا پر ان گوشوں اور دروں میں بھی اپنی نفوذی شعاعیں پھینکتی رہی ہے۔ اور پھر یہاں تو بحث اس زبان سے متعلق ہے ہی نہیں۔ جو مخصوص رقبہ میں رائج ہو۔ بلکہ وہ زبان موضوع بحث ہے جو پاکستان کے ہر علاقہ۔ ہر گوشہ اور ہر کونہ میں بولی اور سمجھی جائے۔ اور وہ اردو ہی ہے اسی طرح مشرقی پاکستان پر بھی ٹیگور کی ہمہ گیری اور بنگالیوں کی مخصوص لسانی عصبیت کے باوجود اردو کا قبضہ ہے۔ پس اس زبان کا اس کی ہمہ گیر صفات کی بنا پر اور کوئی ملکی زبان مقابلہ نہیں کر سکتی۔

مشرقی پاکستان اگرچہ ہم سے کئی کوسوں دور ہے۔ مگر مشترک زبان کے توسط سے ہم میں ایسے مضبوط تعلقات پیدا ہو سکتے ہیں کہ جنہیں دنیا کا کوئی انقلاب کوئی قوت نہیں توڑ سکے گی۔ ورنہ بصورت دیگر انسلاکی یا وطنی سٹرک دکا ریڈار بنکے ہوئے ہوئے بھی ہم میں عالمگیر اتحاد کا احساس پیدا نہیں ہو سکتا۔ نہ ہمدردی کا وسیع ترین جذبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور نہ مشترک انسانی اغراض کے احترام کے پیش نظر ہم پایۂ تکمیل تک پہنچ سکتے ہیں۔ کیونکہ ثقافتی اتحاد کے بغیر صحیح اعتماد ہی نہیں پیدا ہو سکتا۔ اور اگر صحیح اعتماد ہی پیدا نہ ہو۔ تو انحصار باہمی کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور یہ جانچی تلی بات ہے۔ کہ انحصار باہمی ہی ایسا ذریعہ ہے۔ جو صحیح معنوں میں ایک انسان کو دوسرے انسان سے، ایک قوم کو دوسری قوم سے اور ایک ملک کو دوسرے ملک سے جوڑتا ہے۔ اس لئے اگر انحصار باہمی نہ رہا تو اتحاد کا پیدا ہونا ناممکنات میں سے ہو جائیگا

اور بغیر اتحاد کے قومی زندگی اور فلاح غیر یقینی ہے۔ بالکل غیر یقینی۔ المختصر یہ کہ بجز ثقافتی اتحاد کے پاکستان خوابوں اور امیدوں کا ایک روتا ہوا ہجوم ثابت ہوگا وبس۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

اعلان

دیہاتی مبلغین جہاں جہاں ہوں فوراً دفتر دعوت و تبلیغ لاہور جودھامل بلڈنگ میں اپنا پتہ تحریر کر کے بھیج دیں۔ اس کی اشد ضرورت ہے۔ (ناظر دعوت تبلیغ لاہور جودھامل بلڈنگ)

خیریت مطلوب ہے

خاکسار عرصہ چار ماہ سے جیل میرپور میں حیدر آباد سٹیٹ کے کیس میں قید ہے۔ میرے عزیز بیوی بھائی وغیرہ کا تا حال کوئی علم نہیں ہو سکا۔ مہربانی کر کے جو احباب ان کے متعلق علم رکھتے ہوں۔ وہ ان انتہائی جلد اطلاع فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزا

(۱) چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب اوورسیر آف دینجواں ضلع گورداسپور۔ خوشاب کینال کالونی ضلع سرگودھا میں اوورسیر تھے۔ کئی خطوط ان کو لکھ چکا ہوں۔ مگر ان کا کوئی جواب نہیں آیا۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو مجھے اطلاع دیں۔

(۲) چوہدری فقیر اللہ صاحب آف لودی ننگل ضلع گورداسپور۔ بشیر احمد صاحب آف دینجواں سٹوڈنٹ II ایر تعلیم الاسلام کالج قادیان۔

(۳) چوہدری دین محمد احمدی پنڈی متصل فتح گڑھ چوڑیاں حملے کے وقت گاؤں سے بھاگے۔ تو میری والدہ بچوں سمیت ان سے بچھڑ گئی تھیں۔ معلوم نہیں وہ کہاں ہیں۔

(فضل احمد چوہدری ڈپٹی میجر حیدر آباد سٹیٹ حال سب جیل میرپور خاص)

289

پاکستان میں ایک نیا آرڈیننس

کراچی ۲۲ر اکتوبر۔ قائداعظم مسٹر محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس کا نام بنکنگ کمپنیز آرڈیننس ہوگا۔ اس کے ذریعے بینکنگ کمپنیوں کو عارضی امداد بہم پہنچائی جائیگی۔

ذیلداروں اور سفید پوشوں کے عہدے ختم کر دیئے گئے

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے ذیلداروں اور سفید پوشوں کے عہدے ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ پنجاب پراونشل مسلم لیگ نے اپنی اعلان کردہ پالیسی میں ان عہدوں کے اڑانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔

ایک ہفتہ میں ڈیڑھ لاکھ مسلمان پناہ گزین پاکستان میں آئے

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ۱۸ر اکتوبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ایک لاکھ ۴۲ ہزار مسلمان پناہ گزین پیدل گاڑیوں اور موٹروں کے ذریعے پاکستان کی سرحد میں داخل ہوئے۔

۱۸ر اکتوبر کو دہلی سے سات ہزار اور کالکا سے ساڑھے تین ہزار مسلمان بذریعہ ٹرین آئے پیدل آنے والے پناہ گزینوں کی تعداد پچاس اور ساٹھ ہزار کے درمیان تھی۔ ۲۲ر اکتوبر کو والٹن کے کیمپ سے ستائیس ہزار چار سو پچاس پناہ گزینوں کو مغربی پنجاب کے مختلف اضلاع میں پہنچایا گیا

مشرقی بنگال میں کوئلہ کی کان

چاٹگانگ ۲۲ر اکتوبر۔ مشرقی بنگال (پاکستان) کی ایک تحقیقاتی پارٹی نے چاٹگانگ سے ۱۲۰ میل شمال کی طرف کوئلہ کی ایک کان دریافت کی ہے۔ اس سلسلے میں ڈائرکٹر آف انڈسٹریز مشرقی بنگال عازم ڈھاکہ ہو رہے ہیں امید ہے کہ اس کان سے کوئلوں کی مزید تحقیقات ڈھاکہ یونیورسٹی میں کی جائے گی

حکومت مغربی پنجاب کی طرف سے ہندوستان سے احتجاج

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت کے پناہ گزینوں کے محکمہ نے حکومت ہند کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں اس امر کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے مشرقی پنجاب کی بجائے ہندوستان کے دیگر مقامات سے بھی پناہ گزینوں کی گاڑیاں مغربی پنجاب میں بھیجی جارہی ہیں۔ یہ اقدام ۵ر اکتوبر کے اس معاہدے کیخلاف ہے جو امرتسر میں ہوا تھا

یادداشت میں حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ دہلی سے پناہ گزینوں کی گاڑیوں کی روانگی کو اس وقت تک ملتوی کر دیا جائے جبتک کہ دونوں حکومتوں کے فوجی اڈوں کی طرف مشترکہ طور پر ایسا کرنے کی اجازت نہ دیجائے

سرحدی علاقوں میں بدامنی ختم کرنیکا ارادہ

بریگیڈ کمانڈروں کے اہم فیصلے

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ لاہور ایریا کمان کے مرکز میں پاکستان اور ہندوستان کے سرحدی دستوں کے بریگیڈ کمانڈروں کی اہم کانفرنس ہوئی۔ اس میں سرحدی علاقوں میں دونوں نو آبادیات کے فوجی دستوں میں تصادم کے امکانات دور کرنے پر غور کیا گیا اور متعدد فیصلے کئے گئے۔ اس کانفرنس میں پاکستان کی طرف سے بریگیڈیر نذیر احمد شریک ہوئے اور ہندوستان کی طرف سے بریگیڈیر ایم ایس چوپڑہ نے شرکت کی کانفرنس میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے

(۱) دونوں فریق ایک دوسرے کو فوجوں کے مقام تعین سے باخبر رکھا کریں گے

(۲) سرحدی دستے کسی افسر کے باقاعدہ حکم کے بغیر فائرنگ نہ کیا کریں گے۔ ابتک دستوں نے جو فائرنگ کیا ہے اس کی پوری تحقیقات کی جائے گی۔

(۳) سوائے مسلح شخص کے کسی اور پر گولی نہ چلائی جائے گی۔

(۴) فریقین ہر جگہ پناہ گزینوں کی مدد کریں گے اور اغوا شدہ عورتوں اور لڑکیوں کو برآمد کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

(۵) فوجی ملازمین کی تلاشیاں نہیں لی جایا کریں گی نہ ہی فوجی دستوں کی نقل و حرکت میں تاخیر کرنیکی کوشش کی جائے گی۔

پٹھانستان کے حامیوں کو پاکستان کا دشمن تصور کیا جائے گا

وزیر اعظم سرحد کا اعلان

پشاور ۲۲ر اکتوبر۔ خان عبدالقیوم خاں وزیر اعظم صوبہ سرحد نے پاکستان ریڈیو پشاور سے تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ چند سرجوش دشمنوں سے ساز باز کر کے پٹھانستان کا پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔ میں ان لوگوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ ان کی سرگرمیوں کو اب ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اور انہیں مسلم قوم کا دشمن تصور کیا جائے گا۔

آپ نے کہا عوام کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وطن کے ان دشمنوں کے جھانسے میں نہ آئیں۔ اور ان سے بیزاری کا اظہار کر کے انکی کوشش کو ناکام بنا دیں

وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ حکومت پاکستان بہت مضبوط ہے۔ وہ ملک و قوم کے غداروں کی سرگرمیوں کو ختم کرنے کی طاقت رکھتی ہے

وزیر خارجہ عراق کا تار قائداعظم کے نام

سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر پر اظہار تشکر

کراچی ۲۲ر اکتوبر۔ پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح کو حکومت عراق کے وزیر خارجہ کی طرف سے ایک تار موصول ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ عراق کی حکومت سر محمد ظفر اللہ خاں کی اس عظیم الشان تقریر پر آپ کی خدمت میں ہدیہ تشکر و امتنان پیش کرتی ہے۔ جو انہوں نے پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے اتحادی اقوام کی فلسطینی کمیٹی میں مسئلہ فلسطین کے متعلق کی تھی۔

پاکستان کے وزیر خارجہ نے اس کے جواب میں حکومت عراق کو مطلع کیا ہے کہ قائداعظم کو اس بات سے انتہا خوشی ہوئی ہے۔ کہ سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر کو عراق گورنمنٹ نے از حد پسند کیا ہے

لاہور اور قصور کے درمیان

ڈیزل کار چلا کرے گی

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ تیسرے درجہ کے مسافروں کی سہولت کے لئے ایک ڈیزل ریل کار لاہور اور قصور کے درمیان چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے یہ ریل کار ۲۴ر اکتوبر سے چلنا شروع ہوگی۔

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے اعلان

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جو امیدوار ۵ر نومبر کو اورنٹیل اور موجودہ ہندوستانی امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں وہ عارضی طور پر انٹرمیڈیٹ اور بی اے کے صرف انگریزی امتحان میں بھی شامل ہو سکتے ہیں لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان امتحانات میں شامل ہونے کے لئے امیدواروں کی طرف سے داخلہ کے فارم اور فیسیں یونیورسٹی میں موصول ہو چکی ہوں۔

صدر انجمن احمدیہ کا تار پنڈت جواہر لال نہرو کے نام

مندرجہ ذیل تار صدر انجمن احمدیہ مرکز لاہور نے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کے نام بھیجا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ آپ نے قادیان کے احمدی مسلمانوں کی گرفتاری اور ان پر ظلم و تشدد کرنے کے واقعات سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ وہاں احمدیوں کی ملٹری کے ذریعہ حفاظت کا انتظام کیا جا رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ واقعات کو دہرایا جا رہا ہے جبکہ سابقہ گورنمنٹ ایک طرف کانگریس پر تشدد کرتی تھی۔ تو دوسری طرف انکار کیا جاتا تھا کہ کوئی تشدد نہیں ہو رہا۔ حالانکہ دو سکرٹری ایک اسسٹنٹ سکرٹری تین مشنری اور کئی دوسرے کارکن غلط الزامات کی بناء پر گرفتار کئے جا چکے ہیں امام جماعت احمدیہ اور کئی دوسرے گھروں کی تلاشیاں لی گئی ہیں۔ محلہ کے بعد محلہ زبردستی خالی کروائے اور لوٹے گئے ہیں جماعت احمدیہ کی عمارات جن میں تعلیم الاسلام ڈگری کالج تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نور ہسپتال شامل ہیں پر زبردستی قبضہ کر لیا گیا ہے احمدیہ پریس اور مرکزی لائبریری پر مہر لگا دی گئی ہے کئی عورتوں کا اغوا کیا گیا اور تقریباً ۲۰۰ مسلمان گولی کا نشانہ بنائے گئے اور ان کے لواحقین کو انکی لاشوں تک پہنچنے نہیں دیا گیا۔ ان واقعات کے ہوتے ہوئے آپ کہتے

[illegible]

ملک فیروز خاں نون کل قائد اعظم کے ذاتی نمائندے کی حیثیت سے استنبول روانہ ہو جائینگے

میں مانتا ہوں کہ تقدیر نے سکھوں کو کچھ دے دے کر انکے مزاج کو برہم کر دیا ہے لیکن بہادر قوموں کو مصائب کا مقابلہ بہادری ہی سے کرنا چاہیئے سکھوں کو مسٹر پٹیل کا خراج تحسین

ملک فیروز خان نون کی روانگی

کراچی ۲۲ر اکتوبر۔ ملک فیروز خان نون کو عراق، ایران، لبنان۔ شام۔ مصر۔ عرب اور ترکی کے ممالک میں قائد اعظم کا ذاتی نمائندہ مقرر کیا گیا ہے ان ممالک میں آپکی حیثیت ایک سفیر کی ہوگی۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ کے اس دورے کا مطلب ان ملکوں سے پاکستان کے ثقافتی اور معاشی تعلقات کو مستحکم کرنا ہے آپ ہفتے کو دوپہر کے بعد استنبول کو روانہ ہو جائیں گے ان ممالک کے دورے کے دوران میں آپ قائد اعظم ریلیف فنڈ کے لئے چندہ اور کپڑے بھی فروخت کریں گے

پٹیالہ ۲۲ر اکتوبر۔ پٹیالہ چھنتک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے نائب وزیر اعظم مسٹر پٹیل نے کہا "میرا ارادہ ہے کہ میں جس نے ہمیشہ آپ کی جرأت حوصلے اور حب الوطنی کو سراہا ہے آج آپکو قوم کی بہتری کے پیش نظر مشورے دوں"۔ آپ نے اپنی گزشتہ اپیل پر مہاراجہ پٹیالہ کیطرف سے کامل سرگرمی کے ساتھ تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ جو آپ نے مسلمان قافلوں کے صحیح وسالم گذرنے کے متعلق کی تھی۔

مسٹر پٹیل نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ سکھوں کے اس خطرناک صورت حالات کے وقت اہم معاملات میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ میں مانتا ہوں کہ تقدیر نے جو انہیں کچھ دے دے کر دیا ہے انکے مزاج برافروختہ ہو گئے ہیں اور غصہ ان کے دل و دماغ پر حاوی ہو گیا ہے۔ لیکن وہ بہادر ہیں۔ اور انہیں مصائب کا بہادری سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ لیکن بہادروں کے لئے یہ زیبا نہیں کہ وہ معصوموں کا خون کرکے اپنی کرپانوں۔ ملک اور قوم کی لاج پر دھبہ لگائیں۔ یہ وقت صبر و تحمل سے بیٹھ کر اپنی قوم کی فلاح کے لئے سوچنے کا ہے۔ انتقام کے وحشیانہ تقاضوں کو پورا کرنے کی امیدیں باندھنے کا نہیں ہے

پٹیالہ کے اکابر کی پر اسرار گمشدگی

لاہور ۲۳ر اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ سٹیٹ مسلم لیگ پٹیالہ کے صدر شیخ وزیر احمد فاروقی مفقود الخبر ہیں۔ ۷ر ستمبر ۱۹۴۸ء کو آپ کے مکان پر ایک ٹرک پہنچا اور آپ سے کہا گیا۔ کہ وزیر اعظم نے آپ کو ملاقات کے لئے بلایا ہے۔ آپ وزیر اعظم کے بنگلے پر پہنچے اور دیکھا کہ وہاں سید رضا حسین شاہ صاحب سیشن جج بھی ملاقات کے منتظر بیٹھے ہیں یہ دونوں حضرات اس دن سے گم ہیں

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قلعہ بہادر گڑھ و مبارک باغ کی حالت نہایت ہی افسوسناک ہے وہاں کپڑے اور خوراک کی کمی ہے

کشمیر کا پاکستان میں شامل ہونا کیوں ضروری ہے

میاں افتخار الدین کا نیا عہدہ

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے یہ خبر ملی ہے کہ حکومت مغربی پنجاب کے وزیر مہاجرین میاں افتخار الدین کو بہت جلد پاکستان کی مرکزی حکومت کے کابینہ میں شامل کر لیا جائے گا آپ مملکت پاکستان میں وزیر مہاجرین ہی کے عہدے پر فائز ہونگے۔ اور آپکا ہیڈکوارٹر لاہور ہی میں رہے گا

مہاراجکمار محمود آباد کا

مسلم لیگ کی رکنیت سے استعفا

لکھنؤ ۲۳ر اکتوبر۔ محمود آباد کے مہاراجکمار مسلم لیگ کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں آپ نے استعفا کے وقت بیان دیتے ہوئے کہا کہ اب مسلم لیگ کی ضرورت نہیں رہی مسلم لیگ کے ذمہ دار لیڈر مسلمانوں کو کسمپرسی کے عالم میں ہندوستان چھوڑ کر خود پاکستان میں چلے گئے ہیں آپ نے مشرقی پنجاب کے وزیر کے بیان پر کڑی تنقید کی اور حکومت ہندوستان کو یقین دلایا کہ وہ اپنی حکومت کے

[illegible]

"جو راولپنڈی کے سنٹر میں امتحان دینا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ فوراً اس بارے میں امتحانوں کے اسسٹنٹ رجسٹرار کو اطلاع دیں

ننکانہ صاحب کو ویٹیکن سٹی قرار دیا جائے

امرتسر ۲۳ر اکتوبر۔ گیانی کرتار سنگھ نے مطالبہ کیا ہے کہ گورونانک جی کے مولد ننکانہ صاحب کو وہی درجہ حاصل ہو جو روم میں پوپ کے شہر (ویٹیکن سٹی) کو ہے آپ نے گاندھی جی کے نام ایک تار بھی بھیجا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے درمیان اقلیتوں کے تحفظ کے متعلق کوئی سمجھوتہ اس وقت تک انجام نہ پائے جب تک سکھ قوم ...

پنڈت پریم ناتھ بزاز کی گرفتاری

سری نگر ۲۳ر اکتوبر۔ کشمیر کے مشہور سوشلسٹ پنڈت پریم ناتھ بزاز مدیر روزنامہ ہمدرد کو آج گرفتار کر لیا گیا۔ آپ مستقبل قریب میں کسان مزدور کانفرنس اور کشمیر سوشلسٹ پارٹی کا مشترکہ وفد لے کر دہلی اور کراچی جانے والے تھے تاکہ مسلم لیگ اور کانگریس کے ہائی کمان پر واضح کریں۔

"چرا تا رہا۔ یہ مالک مکان کے لاہور سے چلے جانے کے بعد سر بمہر کر دیا گیا تھا۔ پولیس نے اس کے مکان پر چھاپہ مارا۔ اور تلاشی لی تلاشی کے دوران میں پولیس نے اس کمرے کو بھی دیکھا جس میں مالک مکان اپنا سامان رکھ گیا تھا۔ اور اسی میں سے یہ اسلحہ برآمد کیا۔

ہندوستانی حکومت کیخلاف ڈائریکٹ ایکشن

جے پور ۲۲ر اکتوبر۔ راجپوت سنگھ نے حکومت ہندوستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ راجپوتوں کو وزارت میں اور ذمہ دار آئینی اصلاحات کی کمیٹی میں شامل کر لیا جائے یہ دھمکی بھی دی گئی ہے کہ اگر اس مطالبے کو منظور نہ کیا گیا تو ڈائریکٹ ایکشن کی مہم جاری کر دی جائیگی۔

ایم اے کے امتحانات

لاہور ۲۳ر اکتوبر مسٹر محمد افضل اسسٹنٹ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے آج اعلان کیا کہ ایم۔ اے کے امتحانات جو ۱۴ر نومبر کو ہو رہے ہیں وہ صرف لاہور اور راولپنڈی ہی میں لئے جائیں گے وہ امیدوار

مصر میں ہیضے کی تباہ کاریاں

قاہرہ ۲۲ر اکتوبر۔ ہیضے نے مصر کو شکنجے میں کس رکھا ہے۔ آج اس شکنجے کی گرفت کچھ زیادہ ہی سخت ہو گئی کل صبح آٹھ پہر میں ۵۶۱ موتیں ہوئیں۔ اس میں ۱۲۱ موتیں بالائی مصر کی ولایت بنی سیف کی بھی شامل ہیں اس ولایت کو ملک کے باقی حصوں سے الگ تھلگ کر لیا گیا ہے ۲۳ر ستمبر سے کل صبح تک ۳۱۹۰ افراد ہیضے کا شکار ہو چکے ہیں۔

گزیٹڈ افسر کے مکان سے اسلحہ برآمد ہوا

لاہور (رنگل) لاہور پولیس نے پاکستان کی مرکزی حکومت کے ایک گزیٹڈ افیسر کے مکان سے چھ بندوقیں۔ دو رائفلیں، ایک پستول ایک ریوالور اور ایک گپتی برآمد کی یہ اسلحہ اس کمرے سے برآمد کیا گیا ہے جس پر مہر لگا دی گئی تھی۔

پولیس کو یہ اطلاع ملی کہ یہ افسر مکان کے اس کمرے سے باقاعدگی کے ساتھ سامان

رام راج کا نعرہ لگانیوالا رجعت پسند طبقہ نوجوانوں کو فرقہ پرستی کی دلدل میں پھنسا کر اپنے پاؤں مضبوط کرنا چاہتا ہے

کولہاپور ۲۲ر اکتوبر۔ سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نارائن نے طلبہ کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں ہندو راج کا نعرہ لگانیوالے رجعت پسند ہیں وہ نوجوانوں کو مذہب اور فرقہ پرستی کی دلدل میں پھنسا کر انہیں کچل دینا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ نوجوانوں کو ہنگامی معاملات کی طرف متوجہ رکھیں اور اس اثناء میں اپنے پاؤں مضبوط کر لیں۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ "رام راج" کا نعرہ لگانے والے عوام کے دشمن اور سرمایہ دار ہیں جو کسی صورت میں بھی ہندوستان کو اپنی گرفت سے آزاد نہیں ہونے دیں گے وہ لوگ اس وقت کہاں تھے۔ جب عوام برطانوی سامراج کے ساتھ برسر پیکار تھے